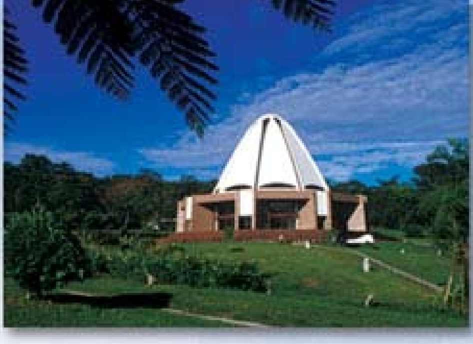
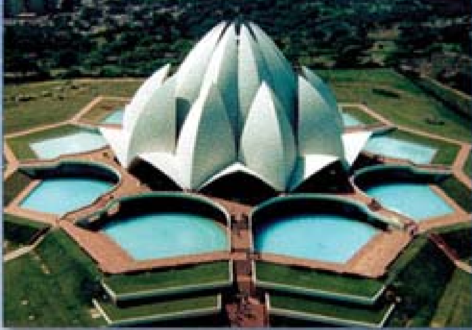

امر بہائی

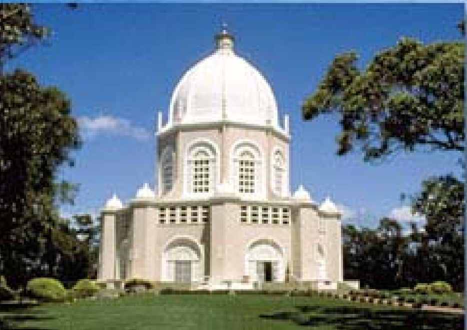
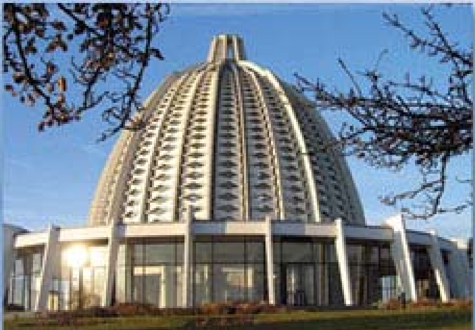
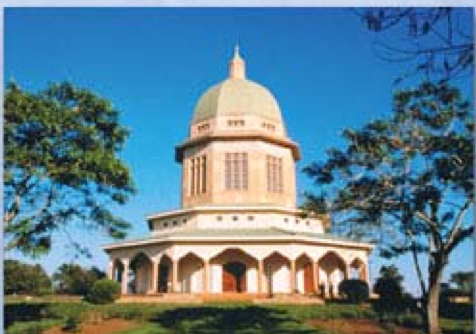

نوع بشر۔
ایک مشترکہ دین

امر بہائی ایک عالمگیر دین ہے۔ اس کا مقصد تمام نسلوں اور لوگوں کو ایک آفاقی امر اور ایک مشترکہ دین میں متحد کر دینا ہے۔

بہائی حضرت بہاء اللہ کے پیرو کار ہیں۔ ان کے مطابق آپ موعودِ کُل ادوار ہیں۔

”خدا نے جس چیز کو دنیا کے علاج کے لئے قوی ترین دوا اور طاقتور ترین ذریعہ مقرر کیا ہے وہ اس کے لوگوں کا ایک آفاقی امر، ایک مشترکہ دین میں متحد ہو جانا ہے۔“

خدا، اپنے جوہر کے لحاظ سے ناقابل ادراک ہے

حضرت بہآءاللہ ہمیں تعلیم دیتے ہیں کہ خدا اپنے جوہر کے لحاظ سے ناقابل ادراک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں اپنے ذہنوں میں خدا کے خاکے نہیں بنانے چاہئیں۔ مثال کے طور پر یہ سوچتے ہوئے کہ وہ کسی آدمی کی طرح ہے۔ یہ عام قاعدہ ہے کہ کوئی بھی تخلیق اپنے خالق یا بنانے والے کو نہیں پہچان سکتی۔

خدا تمام چیزوں کا خالق ہے اور ہمیں پیدا کرنے کا مقصد اسکا پیار ہے۔

حضرت بہآءاللہ ہمیں بتاتے ہیں کہ اس نے ہمیں اپنے پیار کی وجہ سے پیدا کیا ہے۔

”اے پسر انسان!
مجھے تیری تخلیق پسند آئی ،لہٰذا میں نے تجھے خلق کیا، پس تو مجھ سے محبت کرتا کہ میں تیرے نام کا ذکر کروں اور
تیری روح کو جوہر حیات سے بھر دوں۔“

ابدی میثاق

اس کا پیار ہمیشہ ہماری حیات اور ہمارے وجود کو چھوتا رہتا ہے۔ اس کا پیار ہم تک اس کے ازلی ابدی میثاق کے ذریعہ پہنچتا ہے۔ اس ازلی ابدی میثاق کے مطابق خدا ہمیں کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑتا اور بغیر ہدایت کے نہیں رکھتا۔ جب بھی نوع بشر اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کی تعلیمات کو بھلا بیٹھتی ہے ایک مظہر ظہور الٰہی ظاہر ہوتا ہے اور ہمیں خدا کی مرضی اور مقصد سے آگاہ کرتا ہے۔

مظہر ظہور الٰہی

خدا کے مظاہر ظہور وہ خصوصی وجود ہوتے ہیں جو نوع بشر کے لئے خدا کا کلام اور اس کی مشیت کا اظہار کرتے ہیں؛ اس طرح جب ہم ان کے کہنے پر کان دھرتے ہیں تو اصل میں ہم خدا کی پکار کا جواب دے رہے ہوتے ہیں۔

مظہر ظہور الٰہی کامل آئینوں کی طرح ہوتے ہیں جو خدا کی روشنی کو اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منعکس کرتے ہیں۔ اور یہ سب آئینے ایک ہی روشنی کو منعکس کرتے ہیں۔

جبکہ خدا ہماری پہنچ سے بہت دور ہے۔ یہ کامل وجود وقتاً فوقتاً ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمارے درمیان رہتے ہیں، ہماری رہنمائی کرتے ہیں اور ہمیں ایسی صلاحیتیں بخشتے ہیں جن کی ہماری مادی اور روحانی ترقی کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔

مصاہب نوع بشر

اس زمانے کا مظہر ظہور

حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں:

"یہ وہ دن ہے جس میں خدا کی بہترین نوازشیں لوگوں پر نچھاور کر دی گئی ہیں، وہ دن کہ جس میں اُس کی قوی ترین رحمت تمام مخلوقات میں پھونک دی گئی ہیں۔ دنیا کی سب قوموں پر واجب ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو مٹا ڈالیں، اور کامل اتحاد اور امن کے ساتھ اس کی حفاظت اور شفقت کے درخت کے سائے میں رہیں۔"

امرِ بہائی کا مقصد ہے نوعِ بشر کو متحد کرنا

اگر چہ ہم جسمانی اور جذباتی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور اگر چہ ہماری صلاحیتیں اور ذہانتیں الگ الگ ہیں لیکن ہم سب ایک ہی جڑ سے پھوٹے ہیں، ہم سب کا تعلق ایک ہی انسانی خاندان سے ہے۔

جب ہمارے دلوں میں نفرت کا احساس ابھرنے لگے تو ہم فوراً اسے محبت کے جذبے سے دور کر دیں۔

وحدت نوع بشر

اگر چہ وحدت نوع بشر ایک نا قابل تر دید حقیقت ہے لیکن دنیا کے لوگ اس سے اس قدر دور ہیں کہ انہیں متحد کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

جب کوئی بہائی جامعہ میں شمولیت اختیار کرتا ہے، تو وہ بھی باقی ہم سب کی طرح ہی ہماری اس کوشش میں شریک ہو جاتا ہے جو اتحاد پیدا کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے ہوتی ہے۔

بہائی تحریروں کے بہت سارے حصے ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہم اتحاد کی راہ پر کس طرح چل سکتے ہیں اور دوسروں کی بھی اس راستے پر چلنے میں کس طرح مدد کی جائے۔

اتحاد کا آفاقی نقشہ

”حضرت بہآء اللہ نے اتحاد کا دائرہ کھینچ دیا ہے، آپ نے قوموں کو متحد کرنے اور انہیں ایک آفاقی اتحاد کے خیمے کے سائے میں پناہ دینے اور اکٹھا کرنے کا نقشہ عطا کیا ہے۔ یہ خدائی فضل ہے اور ہم سب کو چاہیے کہ جان و دل سے اس وقت تک سخت کوشش کریں جب تک ہمارے درمیان اتحاد حقیقت نہ بن جائے۔ ہم جتنا کام کریں گے اتنی ہی ہمیں قوت بخشی جائے گی۔“

حضرت بہآء اللہ

مظہر ظہور الٰہی

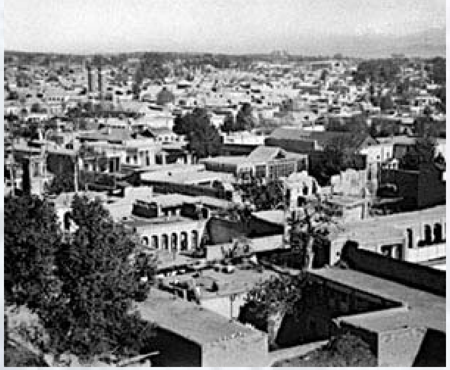

حضرت بہآء اللہ ۱۸۱۷ء میں ایران کے پایہ تخت طہران میں پیدا ہوئے۔

اوائل عمر سے ہی آپ میں عظمت کی نشانیاں ظاہر تھیں۔

آپ کو بچپن میں گھر پر مختصر سی تعلیم ملی، لیکن آپ نے کسی اسکول میں داخلہ نہیں لیا، کیونکہ خدا نے آپ کو علم لدنی بخشا تھا۔

حضرت بہآءاللہ کی زندگی

حضرت بہآءاللہ کا خاندان ایک اعلیٰ خاندان تھا اور جب آپ جوان تھے تو آپ کو شاہ ایران کے دربار میں ایک اعلیٰ عہدے کی پیش کش کی گئی تھی۔ لیکن آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ اپنا وقت مظلوموں، بیماروں اور غریبوں کی مدد اور انصاف کا بول بالا کرنے میں گزارنا چاہتے تھے۔

حضرت بہآءاللہ

آپ پر سختیاں اور اثر

حضرت بہآءاللہ نے جوں ہی امر اللہ کے اعلان عمومی کے لئے قیام کیا آپ کے لئے آزمائشوں کا دور شروع ہوگیا۔آپ کی پوری زندگی جلاوطنی، قید و بند اور تکالیف سے عبارت ہے۔آپ کو زنجیریں پہنا کر طہران کی ایک تنگ و تاریک زمین دوز کوٹھری میں قید کیا گیا۔

SOUTHERN PART OF ṬIHRĀN WHERE CRIMINALS WERE HANGED AND WHERE MANY BAHÁ'Í MARTYRDOMS TOOK PLACE (MARK X INDICATES SITE OF THE SÍYÁH-CHÁL)

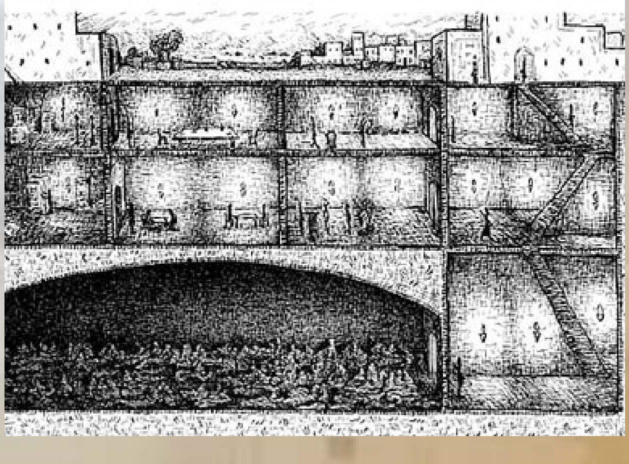

آپ کی جلاوطنی اور قید

زندگی میں چار بار آپ کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں جلاوطن کیا جاتا رہا اور آخر کار آپ کو سلطنت عثمانیہ کے کالا پانی عکا کی شہر زندان میں قید کر دیا گیا۔

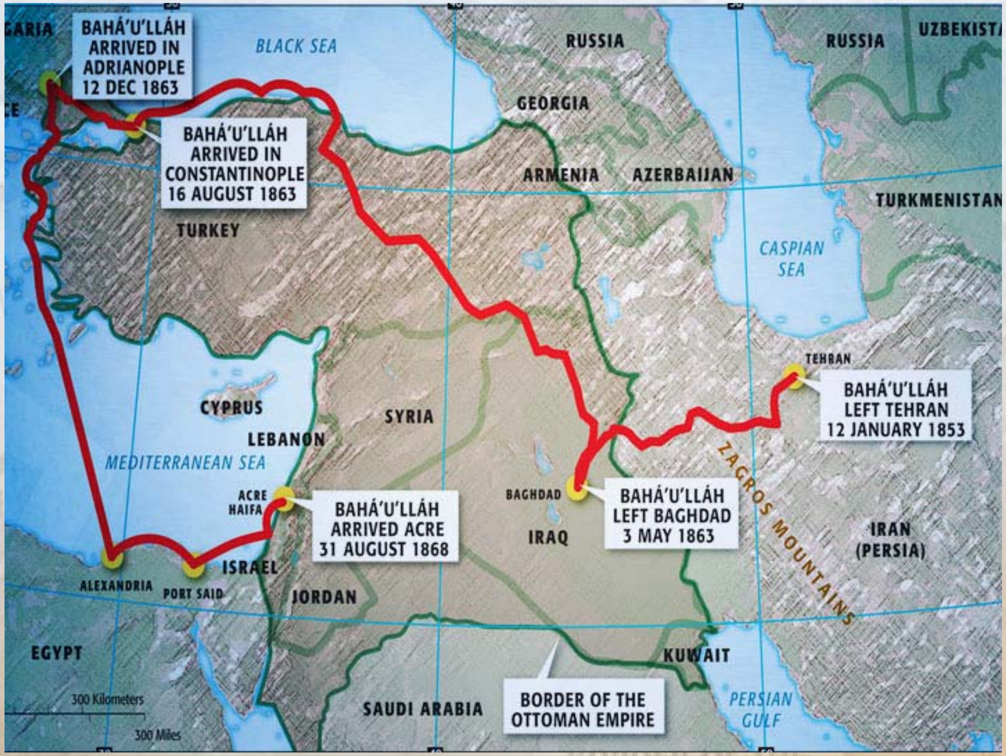

زندان عظیم

”اور اپنی زندگی کے دنوں میں میرے دنوں کو یاد کرتے رہنا۔ پھر میری تکلیف اور جلاوطنی کو جو اس دور کے قید خانے میں ہے یاد رکھنا اور میری محبت میں اس طرح مستقیم رہنا کہ اگرچہ تم دشمنوں کی تلواروں سے مارے جاؤ تو بھی تمہارا دل میری محبت سے نہ ہٹے۔ اگرچہ سب آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے میری

محبت سے تمہیں روکیں۔"

"جمالِ قِدَم نے خود کو زنجیروں میں جکڑوانا پسند کیا تا کہ نسل انسانی کو اس کی گرفت سے چھٹکارا دلایا جا سکے، اور خود کو اس مضبوط ترین قلعہ میں قیدی بنوانا قبول کیا تا کہ پوری دنیا حقیقی آزادی حاصل کر سکے۔ اسنے دکھوں کے پیالے کو تلچھٹ تک پی لی تا کہ دنیا کی سب قومیں پائندہ خوشی حاصل کر سکیں اور مسرت سے سرشار ہو سکیں۔ یہ تمہارے مالک مہربان اور الرحم الراحمین کی عنایت ہے۔ اے خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والو! ہم نے اپنے لئے ذلت قبول کی تا کہ تمہارے مقام بلند ہوں اور گوناں گوں مصیبتیں برداشت کیں تا کہ تم ترقی کر سکو اور پھلو پھولو۔ دیکھو کس طرح مشرکوں نے اسے جو پوری دنیا کی تعمیر نو کرنے آیا ہے اس ویران ترین شہروں میں سے ایک میں رہنے پر مجبور کر دیا۔"

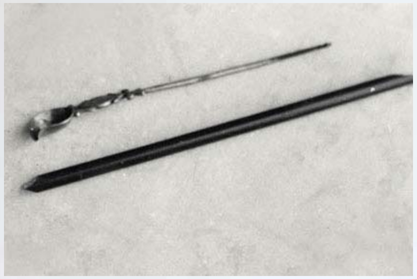

حقیقت کی روشنی

شاہ ایران اور سلطان ترکی جیسے طاقتور بادشاہوں کے درباروں سے ہر ممکن کوشش کی گئی کہ حضرت بہآءاللہ اور آپ کی تعلیمات کی مخالفت کی جائے۔ لیکن حقیقت کی روشنی آسانی سے بجھائی نہیں جاسکتی۔

چالیس سال تک مسلسل مصائب اور مظالم کا شکار رہتے ہوئے بھی حضرت بہآءاللہ نے کلام الٰہی کا نزول جاری رکھا۔

حضرت بہآءاللہ کا روضہ مبارک

حضرت بہآءاللہ ۱۸۹۲ء میں وفات پا گئے۔ آپ کا روضہ مبارک جسے ہم اس دھرتی پر مقدس ترین مقام سمجھتے ہیں عکا کے قریب ہی ہے۔

حضرت باب،

مبشّر امر بہائی

تمام مظاہر ظہور نوع بشر کی نجات کے لئے اپنی زندگیاں نچھاور کر دیتے ہیں۔

حضرت باب

حضرت بہآءاللہ نے جب اپنے مشن کا اعلان کیا اس سے کئی برس پہلے خدا نے اپنا ایک خصوصی پیغمبر ارسال کیا تھا تا کہ وہ آپ کی آمد کا اعلان کرے۔

آپ نے چھ سال تک بڑی شدت سے اس بات کا اعلان کیا کہ ایک نئے مظہر ظہور الٰہی کا ظہور اب بہت قریب ہے اور اُس کی آمد کے لئے راستے ہموار کیے۔

آپ نے لوگوں کو بتایا کہ وہ ایک نئے دور کے طلوع کے گواہ ہیں یعنی خدا کے یوم موعود کا طلوع۔

آپ پر سختیاں اور اثر

ہزار ہا لوگوں نے حضرت باب کے پیغام کو مانا اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے لگے۔

لیکن حکومت ایران اور وہاں کے طاقتور علمائے دین جو عوام الناس پر حکمران تھے حضرت باب کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

حضرت باب کی شہادت

آپ کے پیروکاروں کو سزائیں دی گئیں اور ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد کو مار دیا گیا۔

خود حضرت باب کو 31 برس کی عمر میں حکومت کے حکم سے ایک رجمنٹ کے سپاہیوں نے ایک کھلے میدان میں لٹکا کر آپ پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔

THE BARRACK-SQUARE IN TABRÍZ, WHERE THE BÁB SUFFERED MARTYRDOM. PILLAR ON THE RIGHT MARKED X IS THE PLACE WHERE HE WAS SUSPENDED AND SHOT

حضرت باب کی دو مناجات:

"کیا اللہ کے سوا، اور کوئی مشکل کشا ہے؟ کہو سبحان اللہ! وہی ہے اللہ! سب اس کے خادم ہیں اور اس کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔"

"کہدو! سب چیزوں اور تمام اشیا پر اللہ ہی کافی ہے، اور آسمانوں میں اور زمین پر کوئی ایسی چیز نہیں جسپر اللہ کافی نہ ہو۔ بیشک وہ بذات خود سب کچھ جاننے والا، سب کو قائم رکھنے والا اور قادر مطلق ہے۔"

امرِ بہائی کا روحانی اور اداری مرکز

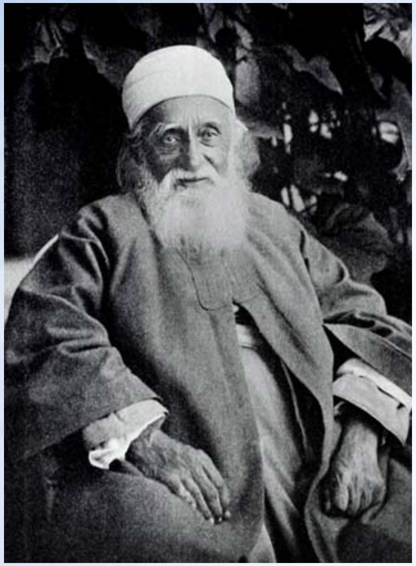

حضرت عبد البہاآ ء

مرکز عہد و میثاق

بہائی کی حیثیت سے ہماری زندگی کا سب سے زیادہ مرکزی خیال یہ ہے کہ ہم نے حضرت بہاآءاللہ کے ساتھ ایک عہد و میثاق باندھا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتی ہیں کہ دیگر ادیان میں مظہر ظہور کی وفات کے بعد ان کے پیروؤں میں ہزاروں اختلافات پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے دین کئی کئی فرقوں میں بٹ گیا۔

حضرت بہاآءاللہ نے اپنے امر مبارک کو اس طرح کی تقسیم سے بچانے کی خاطر اسے ایک بے مثال قوت عطا کی ہے، قوت عہد و میثاق۔

واحد مفسر اور بہآئی تعلیمات کے مثل اعلیٰ

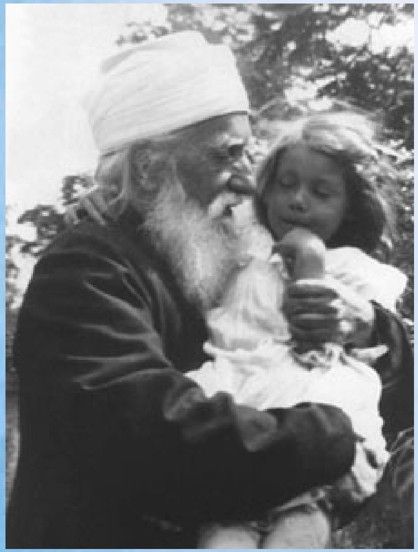

اپنی وفات سے قبل آپ نے واضح ترین انداز میں اور لکھ کر یہ بتا دیا کہ آپ کے بعد سب بہآئیوں کو حضرت عبدالبہآء کی جانب رجوع کرنا چاہیے۔

آپ کی پرورش خود حضرت بہآء اللہ کے ہاتھوں ہوئی تھی اور آپ نے بچپن میں ہی اپنے والد بزرگوار کے مقام کو پہچان لیا تھا اور ان کی تمام آزمائشوں میں ان کے ساتھ ہی رہے تھے۔

حضرت عبدالبہآء اس دنیا میں ۷۷ برس زندہ رہے۔ آپ ۱۸۴۴ کی اسی شب کو پیدا ہوئے تھے جس شب حضرت باب نے اپنے مشن کا اظہار فرمایا تھا اور نومبر ۱۹۲۱ میں آپ نے وفات پائی۔

ایک متحد عالمگیر جامعہ

اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد بہائی جامعہ کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آ گئی ، اور آپ نے دن رات محنت کی کہ امر اللہ مشرق و مغرب میں ہر جگہ پہنچ جائے۔

سب سے بڑھ کر حضرت عبدالبہاء پر توجہ مرکوز رکھنے سے ہم حضرت بہاء اللہ کے ساتھ اپنا میثاق یاد رکھتے ہیں کہ ہمیں آپ کے مومنین کے درمیان اتحاد کو کسی صورت میں بگاڑنا نہیں ہے۔

ایک عالمگیر جامعہ کی صورت میں متحد رہ کر ہم اس وقت تک جدوجہد جاری رکھیں گے جب تک وحدت عالم انسانی مضبوطی سے قائم نہیں ہو جاتی۔

حضرت شوقی آفندی،

ولی امراللہ

اپنی الواح وصایا میں حضرت عبدالبہاء نے اپنے نواسے کو ولی امراللہ مقرر کیا۔ اس طرح آپ کی وفات کے بعد شوقی آفندی بہائی تعلیمات کے با اختیار مفسر بنے۔

حضرت شوقی آفندی نے 36 سال تک اپنے نانا کے کام کو جاری رکھا یعنی مظہر ظہور کے کلام کی وضاحت کرنا اور دنیا کے ہر خطے میں امراللہ کو مضبوطی سے قائم کرنا۔

بیت العدل اعظم الہیٰ

دنیا بھر کے بہآئیوں نے اپنے بیت العدل اعظم الہیٰ کا انتخاب کیا جسکا حکم خود حضرت بہآءاللّٰہ نے دیا تھا اور جس کے بارے میں حضرت عبدالبہآء اور حضرت ولی عزیز نے وضاحتیں کی تھیں۔

اب بیت العدل اعظم الہیٰ امر بہآئی کا اعلیٰ ترین ادارہ ہے جس کی جانب دنیا کے سب بہآئی رجوع کرتے ہیں۔

مظہر ظہور الٰہی نوع بشر کے لئے قوانین لاتا ہے

''خادموں کے درمیان پُر شفقت مشیت کے چراغ، اور میری مخلوقات کے لئے رحمت کی کنجیاں ہیں''۔

''میرے جمال کی محبت میں میرے احکام کی اطاعت کرو۔''

دعا۔

روح کی غذا

”اے میرے پروردگا! میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ تو نے مجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ میں تجھے پہچانوں اور تیری عبادت کروں۔ میں اس وقت اپنے عجز اور تیری قوت، اپنے فقر اور تیری غنا اور اپنے ضعف اور تیرے اقتدار کا اقرار کرتا ہوں۔ بیشک تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ تو ہی ہے محافظ اور مہیمن، اے خدا!“

غیبت وافترا ممنوع

”اے رفیقِ عرشی!

بری بات نہ سن، اور برا کام نہ دیکھ۔ اپنے آپ کو ذلیل نہ کر، گریہ وزاری نہ کر۔ یعنی کسی کو برا نہ کہہ تا کہ تو بھی بُرا نہ سنے۔ لوگوں کے عیب کو بڑا نہ سمجھ تا کہ تیرا عیب بھی بڑا دکھائی نہ دے۔ کسی کی ذلت پسند نہ کرتا کہ تیری ذلت ظاہر نہ ہو جائے۔ پس پاک دل، پاک ضمیر، مقدس سینہ، پاکیزہ طبیعت رکھتے ہوئے اپنی تمام عمر میں جو ایک آن سے بھی کم شمار ہوتی ہے فارغ البال ہو کر رہ تا کہ تو فراغت کے ساتھ اس جسم فانی سے فردوسِ معانی میں جا پہنچے اور عالم بقا میں جائے قرار حاصل کر لے۔“

شراب اور نشہ آور اشیاء ممنوع

''اے روح کے بیٹے!

میں نے تجھے غنی بنایا ہے محتاج کیوں بنتا ہے۔ میں نے تجھے معزز بنایا ہے، ذلیل کیوں ہوتا ہے۔ میں نے تجھے اپنے جوہر علم کا مظہر بنایا ہے، میرے سوا اوروں سے کیوں علم طلب کرتا ہے۔ اپنی محبت کی مٹی سے میں نے تجھے گوندھا ہے، میرے ماسوا سے کیوں دل لگاتا ہے۔ تو اپنی طرف دیکھ، اور تو مجھے اپنے اندر قائم قادر مقتدر قیوم پائے گا۔''

تمام بچوں کی تعلیم و تربیت

’’خدا کے پیاروں اور رحمٰن کی کنیزوں کا پہلا فرض یہ ہے: وہ تمام وسائل کو بروئے کار لا کر دونوں صنفوں، مرد و عورت کو تعلیم و تربیت فراہم کریں؛ لڑکیوں کو بھی لڑکوں کی طرح ہی؛ ان کے درمیان کسی طرح کا بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں کی جہالت قابلِ الزام ہے، اور دونوں صورتوں میں غفلت قابل مزمت۔ ’کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے یکساں ہیں؟‘ ‘‘

ایک عالمی تہذیب وتمدن کی تعمیر

پہلا شریک ۔ فرد

اس فرد کا یہ کام ہے کہ وہ عہد و میثاق پر جمایا جمی رہے، ہر روز یہ کوشش کرتا رہے کہ اس کی زندگی حضرت بہآء اللہ کی تعلیمات کے مطابق ہوتی چلی جائے اور وہ نوع بشر کی خدمت کرے، ہمیشہ اس بات سے آگاہ رہے کہ زندگی اس موت کے بعد ختم نہیں ہوجاتی بلکہ خدا کے ساتھ اس کا تعلق ایک ابدی تعلق ہے۔

مرنے کے بعد ہماری روح آزاد ہوجاتی ہے اور ابدالآباد تک خدا کی جانب ترقی کرتی رہتی ہے۔

دوسرا شریک۔

جامعہ

انسان کو اکیلے رہنے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ ہم جامعہ یا سماج میں رہتے ہیں اور لازمی ہے کہ ہم سب مل جل کر ایک نئی تہذیب کی تعمیر کے لئے کام کریں۔

جو جامعہ یا سماج ہم سے نزدیک ترین ہے وہ ہمارا مقامی جامعہ ہے جو ہمارے گاؤں یا شہر کے احباب پر مشتمل ہوتا ہے۔

یہ مقامی جامعہ ہی ہے جہاں ہم ایک دوسرے سے تعاون کرنا ، ایک دوسرے کے ساتھ ترقی کرنا اور متحد ہونا سیکھتے ہیں۔

تیسرا شریک۔

ادارے

حضرت بہآء اللہ نے خود ایک تشکیلاتی نظام عطا فرمایا ہے یعنی آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمیں کون کون سے ادارے ضرور قائم کرنے چاہئیں اور ان اداروں کو کیسے کام کرنا ہے اور نوع بشر کیلئے حکمرانی کا انداز کیا ہے۔

امر بہآئی میں پیشہ ور علماء کے بجائے یہ محفل روحانی محلی ہی ہے جو جامعہ کے امور کی دیکھ بھال اور ہدایت کرتی ہے

محفل روحانی محلی کے نو (۹) ارکان ہوتے ہیں جنکا انتخاب خفیہ پرچیوں کے ذریعہ دعا و مناجات کے ماحول میں کیا جاتا ہے۔ ہر ذی رائے بہآئی اس کے لئے ووٹ دے سکتا ہے۔

”اے خدا! میری روح کو تروتازہ اور مسرور کر، میرے دل کو پاک وصاف فرما۔ میری صلاحیتوں کو جلا بخش ۔ میں اپنے سارے معاملات تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تو ہی میرا رہنما اور میری پناہ ہے۔ میں اب کبھی افسردہ و غمگین نہیں ہونگا! میں ایک شادوخرم ہستی بنوں گا۔

اے خدا! میں اب مزید مضطرب نہیں رہونگا اور خود کو مشکلات سے پریشان نہیں ہونے دونگا۔ میں زندگی کی ناپسندیدہ چیزوں کو خاطر میں نہیں لاؤنگا۔

اے خدا! تو مجھ سے بڑھ کر میرا حامی و مددگار ہے، میں خود کو تیرے سپرد کرتا ہوں، اے میرے مالک!“